سے جمہوریت کی رٹ لگا کر اس ملک کے بنیادی نظریہ اور ڈھانچہ سے غداری کی ہے۔" اسلام "جمہوریت کا مخالف نہیں بلکہ جتنی آزادی اور جمہوریت اس نظام میں ہے شاید کہیں اور ہو۔ دامنِ اسلام کو تو ذرا اٹھا کر دیکھئے۔ آزادی مساوات اور جمہوریت کی درخشاں مثالیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کی تھیں ان کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ امریکہ اور برطانیہ آج جمہوریت کے اعظم گڑھ سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن کیا امریکہ اور برطانیہ میں کالے اور گورے لوگوں کی بستیاں الگ الگ نہیں؟ کیا وہاں جو حقوق گورے لوگوں کو حاصل ہیں وہی حقوق کالے لوگوں کو بھی ہیں؟ کیا آلِ بلالؓ ابھی تک بنیادی حقوق سے عاجز نہیں ہیں؟ لیکن قربان جائیں نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے اپنی پھوپھی زاد بہن کی شادی اپنے ایک غلام سے کر دی تھی آپ نے فرمایا کہ حقوق اور فرائض میں سب یکساں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ چوری اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ بھی کرے تو اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ کیا ایسی مثالیں دنیا کے کسی جمہوری نظام میں عملی طور پر موجود ہیں؟ یہاں جرائم بڑے کرتے ہیں اور سزا چھوٹے بھگتتے ہیں۔

اگر ہم صحیح معنوں میں ملک عزیز میں فلاح اور کامرانی کا دور چاہتے ہیں تو یہ موجودہ نظام سے ممکن نہیں ہمیں محدث دہلوی حضرت شاہ ولی اللہ کا فلسفہ " فکّ کل نظام " کے تحت ہر نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہے اور یہاں صرف اور صرف اسلام کے عادلانہ اور منصفانہ نظام کو عملی طور پر نافذ کرنا ہے۔ اس پس منظر میں اگر مولانا سمیع الحق نے یہ کہا ہے کہ :-

" موجودہ دور میں ہمارا سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ قانونِ شریعت کا نفاذ ہے۔ اور یہ کام موجودہ مغربی طرزِ جمہوریت سے ممکن نہیں " تو سچ اور حق کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسلمان ہونے کے ناطے سے اپنے ملک میں اسلام کے نظام کو مکمل طور پر نافذ العمل کروانے کی قوت اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین

ظہیر میر ایڈووکیٹ، مدیر ہفت روزہ خدام الدین۔ لاہور

وسطِ ایشیا کے مسلمان ریاستوں کی آزادی کی تحریک !

میں آپ کی توجہ مسلمانوں کے ایک نہایت اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آج ساری دنیا میں عموماً اور مشرقی یورپ میں خصوصاً تیزی سے تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ پولینڈ میں ایک NON COMMUNIST حکومت قائم ہو چکی ہے ہنگری میں MULTI PARTY سسٹم نے کام شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح چیکوسلاویکیہ، بلغاریہ اور دوسری ریاستیں بھی کمیونزم کے ظالمانہ نظام کو چھوڑنے کے لئے پَر تول رہی ہیں لیکن کوئی آدمی بھی وسطِ ایشیا کی مسلمان ریاستوں کی آزادی کے لئے نہیں سوچ رہا۔ عیسائی ہوتے ہوئے بُش۔ تھیچر وغیرہ کی دلچسپی صرف مشرقی یورپ کو